

بھولا عشق

نعیم ساوول



بھولا عشق تحریر: نعیم ساون

میں آپ لوگوں کی خدمت میں "بھولا عشق" کے عنوان سے ایک دلچسپ اور عمدہ افسانہ پیش کرنے جا رہا ہوں یہ افسانہ تین اقساط پہ مشتمل ہے پلیز میری آپ سب سے درخواست ہے یہ افسانہ پورا پڑھئے گا آپ کو دلچسپ لگے گا اس افسانے کو لکھنے میں کافی محنت درکار تھی میں آپکے زیادہ سے زیادہ کمنٹس کا منتظر ہوں تاکہ میری حوصلہ افزائی ہو سکے اب بڑھتے ہیں افسانے کی طرف

[illegible]

تم۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ اپنا۔۔۔۔۔ کام۔۔۔۔۔ کرو۔۔۔۔۔ بھولا شاگرد کی نقل اتارتے ہوئے

اچھا بھولے اب جاو اور یہ کپڑے دے آو اور وہی ناں بیٹھ جانا جلدی واپس آنا رشید بھولے کو اعجاز کے گھر بھیجتے ہوئے

بھولا کپڑے لے کر خوشی خوشی اعجاز کے گھر گیا گھر گیا
بھولے نے اعجاز کے گھر کے دروازے پہ دستک دی۔۔۔
کون؟۔۔۔۔۔ میمونہ نے دروازے کے قریب آکر پوچھا
میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ بھولا ہوں آپکو

آپکے-----کپڑے-----دینے آیا ہوں۔۔۔۔۔ہی ہی ہی ہی بھولا رک
رک کے سر ہلاتے ہوئے
بھولے کی آواز سن کر میمونہ دروازہ کھولتی ہے

میمونہ خوبصورت لڑکی ہے بڑی بڑی آنکھیں، باریک ہونٹ، لمبے لمبے سیاہ بال، گورہ رنگ، باریک ناک، خوبصورت ادا کی مالک ہے

بھولے کیسے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھولے یہ تمہارے ہاتھ میں تھیلا کیسا ہے میمونہ دروازہ کھولتے ہوئے
میں ٹھپک ہوں۔۔۔۔۔ اس میں۔۔۔۔۔ اس

میں۔۔۔۔۔ تمہارے۔۔۔۔۔ کپڑے۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔۔۔ ہی ہی ہی ہی یہ۔۔۔۔۔ تھیلا
مجھے۔۔۔۔۔ ابانے دیا بھولا کپڑوں لا تھیلا میمونہ کو دیتے ہوئے

بھولے تم نے اتنے اچھے کپڑے سلائی کیے ہیں میمونہ خوشی سے کپڑوں کا تھیلا کھولتے ہوئے
بھولے آو ناں اندر میمونہ بھولے کو گھر کے اندر آنے کو کہتی ہے
میمونہ بیٹی یہ دروازے پہ کون ہے جس سے تم باتیں کر رہی ہو امی حاجرہ دور سے پکارتے ہوئے
امی بھولا آیا ہے کپڑے لے کر میمونہ کپڑے دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں
بیٹی بھولے کو اندر ہی لے آو حاجرہ بلند آواز سے
جی۔۔۔۔۔ جی امی جان بھولا گھر کے اندر آرہا ہے اندر آو میمونہ بھولے سے دوبارہ کہتی ہے بھولا
گھر کے اندر داخل ہوتا ہے
بھولے کیسے ہو۔۔۔! منزہ میمونہ کی چھوٹی بہن بھولے سے مخاطب ہو کر
ہی ہی ہی ہی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہوں بھولا اپنے لفظوں میں
بھولے تم یہاں بیٹھو میں تمہارے لئے کھیر لے کر آتی ہوں جو میں آج اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے
میمونہ کھیر لینے گئی
بھولے تم تو اتنے اچھے کپڑے سلائی کر لیتے ہو منزہ کپڑے دیکھتے ہوئے
یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ کپڑے۔۔۔۔۔ میں نے۔۔۔۔۔ سلائی۔۔۔۔۔ نہیں کئے
۔۔۔۔۔ ہی ہی ہی ہی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ تو کپڑے یہاں لے کر آیا ہوں بھولا
اپنے لفظوں میں
ایک ہی بات ہوئی ناں بھولے جی ہمارے لئے کپڑے تو آپ ہی لے کر آئے ہو ناں منزہ بھولے
سے مذاق کرتے ہوئے

ہی ہی ہی ہی ہی۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ہی۔۔۔۔۔لے۔۔۔۔۔کر آیا ہوں بھولا
مسکراتے ہوئے

یہی لو ٹھنڈی ٹھار کھیر میمونہ بھولے کو کھیر لا کر دیتی ہے دیتے ہوئے

متمم کھیر۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔ مزے کی ہے ہی ہی ہی ہی

مجھے۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ کھیر بہت پسند ہے بھولا اپنے لفظوں میں

بھولے کل ہم سب شادی پہ جارہے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ چلو گے شادی پہ میمونہ بھولے سے مخاطب ہوتے ہوئے

شادی شادی شادی کس کس کی شادی

میں _____ میں _____ تو _____ خود _____ شادی _____ کروں گا

ہی ہی ہی ہی بھولا رک رک کر سر ہلاتے ہوئے

بھولے تم کس سے شادی کرو گے بھی منزلہ بھولے کی طرف دیکھ کر حیرانگی سے

میں _____ میں _____ میمونہ _____ سے _____ شادی _____ کروں گا بھولا

اپنے لفظوں میں شرماتے ہوئے

بھولے کی اس بات پہ منزہ ، میمونہ اور حاجرہ تینوں مسکراتی ہیں میمونہ بھولے کی اس بات کو اسکا بھولا

پن سمجھتی ہے لیکن بھولا سچ میں میمونہ کو چاہتا تھا

بھولے مجھ سے کر لو شادی پلینز بھولے جی منزہ چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ میں تم سے شادی نہیں کروں گا میں

_____میں_____میمونہ سے_____شادی_____کروں_____گا بھولا اپنے ٹوٹے

ہوئے لفظوں میں

بھولے مجھ میں کیا کمی ہے میں بھی خوبصورت ہوں پلیز مجھ سے کر لو شادی منزہ بھولے سے مذاق کرتے ہوئے

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ کروں گا میں

تم سے شادی میں صرف

_____ میمونہ سے _____ شادی کروں گا۔ _____ میمونہ مجھے _____ اچھی لگتی

ہے میری تم سے کٹی میں نہیں بولوں گا تم سے بھولا ناراضگی سے بھولا یہ کہہ کر غصے میں وہاں سے چلا گیا

بھولے۔۔۔۔۔ رک جاو پلیر منزہ بھولے کو جاتے ہوئے پیچھے سے آواز دیتی ہے
بھولا ضدی کسی کی نہیں سنتا اور چلا گیا۔۔

میمونہ یہ تم نے کیا کیا خوشخواہ بیچارے کو ناراض کر دیا تم کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا میمونہ منزہ کو ڈانٹتے ہوئے

باجی میں نے تو ویسے ہی مذاق کیا منزہ میمونہ سے مخاطب ہوتے ہوئے

* * * * *

دوسرے دن بھولا خود سے باتیں کرتا ہوا میمونہ کے گھر کے سامنے سے گزرتا ہے میمونہ کا گھر درزی رشید کی دوکان سے کچھ ہی فاصلے پہ تھا بھولے کہاں جا رہے ہو بات سنو! میمونہ بھولے کو پیچھے سے

آواز دیتی ہے

میمونہ۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔بلا یا

۔۔۔۔۔ہی ہی ہی بھولا میمونہ کے پاس آکر خوشی سے

جی بھولے جی میں نے ہی تمہیں بلایا ہے اندر آؤ میں نے آج تمہارے لئے پھر سے کھیر بتائی ہے

تمہیں کھیر بہت پسند ہے ناں میمونہ بھولے کو پیار سے کہتی ہے

ہائے۔۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔اوے۔۔۔۔۔اج۔۔۔۔۔اج۔۔۔۔۔مزے ہی ہی ہی ہی

۔۔۔۔۔آگئے۔۔۔۔۔بلے۔۔۔۔۔بلے۔۔۔۔۔بھولا ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں سر ہلا کر

مسکراتے ہوئے بھولا میمونہ کے ساتھ انکے گھر جاتا ہے

بھولے توں یہاں بیٹھ میں تیرے لئے کھیر لے کر آتی ہوں میمونہ کھیر لینے گئی

بھولے کیا تم مجھ سے ناراض ہو منزہ بھولے کو دیکھ کر کہتی ہے

ہاں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ناں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ناں۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔سے ناراض ہوں کئی بھولا ناراضگی سے

اپنے چہرے کا رخ دوسری طرف کرتے ہوئے

بھولے مجھے معاف کر دو میں آئیندہ سے تم سے ایسی بات نہیں کروں گی میں کسی اور سے ہی شادی

کر لوں گی تم سے نہیں کرتی شادی منزہ بھولے کو راضی کرتے ہوئے

پکا۔۔۔۔۔ناں۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔مجھ۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔شادی۔۔۔۔۔نہیں

۔۔۔۔۔کرو گی ناں بھولا اپنے لفظوں میں

پکا ایک دم پکا منزہ مسکراتے ہوئے

ہی ہی ہی ہائے۔۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔اوے بھولے کا بھولا پن

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اب تو تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گے ناں منزہ معصومیت سے

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ بالکل بھی نہیں بھولا اپنے لفظوں میں

یہ لو ٹھنڈی ٹھار کھیر میمونہ بھولے کو کھیر لا کر دیتی ہے

تم۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ میرا۔۔۔۔۔ کتنا۔۔۔۔۔ اے اتنا۔۔۔۔۔ خیال۔۔۔۔۔ رکھتی ہو

بھولا اپنے ہاتھوں کے اشارے سے

ہی ہی وہ دیکھو۔۔۔۔۔جہاز۔۔۔۔۔ہی ہی بھولا آسمان کی طرف اڑتے جہاز کو دیکھ

دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے

م

_____ناں_____ہم_____ناں_____شادی_____کے_____بعد_____اس_____

----جہاز پہ جائیں گے میں تمہیں----میمونہ-----میں----تمہیں سیر کرواؤں گا بھولا کا

بھولا پن

ہاں بالکل ہم شادی کے بعد اس جہاز پہ سیر کریں گے میمونہ بھولے کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے

میمونہ بھولے کی باتوں کو بھی بھولے جیسی بھولی سمجھتی ہے حالانکہ بھولا سچ میں میمونہ سے محبت کرتا

تھا۔

ہائے۔۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔اوے۔۔۔۔۔بلے۔۔۔۔۔بلے۔۔۔۔۔یہ کہہ کر خوشی

خوشی بھولا وہاں سے چلا جاتا ہے۔

دوسر دن ابا۔۔۔۔۔ابا۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔۔پیسے دو بھولا

رشید کی جیب کو ہاتھ لگا کر کہتا ہے

بیٹا پیسوں کا کیا کرنا ہے رشید کا سوال ؟

استاد بھولے کو پیسے دے دو ہو سکتا ہے کہ اس نے رقیہ آپا کیلئے پان خریدنا ہو شاگرد مذاق کرتے ہوئے

تیرے-----تیرے-----ابا-----سے پیسے-----نہیں-----مانگ
-----رہا-----ہی ہی ہی-----میں-----اپنے ابا سے پیسے مانگ رہا ہوں بھولا ناراضگی کا
اظہار کرتے ہوئے

یہ لو بابا تم ایسے جان نہیں چھوڑو گے رشید ہنستے ہوئے بھولے کو پیسے دے دیتا ہے
ہائے-----ہائے-----او-----بلے بلے بھولے خوشی خوشی وہاں سے چلا گیا
اسے دیکھ کر تو مجھے خوشی ہوتی ہے اس دنیا میں اسکا میرے سوا ہے کون رشید بھولے کے متعلق
شاگرد سے مخاطب ہوتے ہوئے

بھولا ان پیسوں کی دوکان سے میمونہ کیلئے چوڑیاں خریدتا ہے اور میمونہ کے گھر جاتا ہے
بھولے یہ تم نے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کیوں کئے ہوئے ہیں میمونہ حیرانگی سے
یہ-----دیکھو-----میں-----یہ-----چوڑیاں-----تمہارے لئے
-----لے-----کر-----آیا ہوں بھولے کے ہاتھوں میں چوڑیاں تھی جو وہ میمونہ کو دیتا
ہے

واو-----بھولے اتنی خوبصورت چوڑیاں تم میرے لئے لائے ہو میمونہ حیرانگی سے
ہاں-----میں یہ چوڑیاں-----صرف تمہارے لئے لے کر آیا ہوں

اچھا بھولے میں یہ چوڑیاں تمہاری شادی پہ پہنوں گی ابھی رکھ دیتی ہوں میمونہ چوڑیوں کو ہاتھ میں پکڑتے ہوئے

ہاں۔۔۔۔۔ ابھی۔۔۔۔۔ ابھی۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ چوڑیاں تم اندر۔۔۔۔۔ رکھ

دو۔۔۔۔۔ جب۔۔۔۔۔ جب۔۔۔۔۔ تمہاری اور۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ میری شادی

۔۔۔۔۔ ہوئی۔۔۔۔۔ تب یہ چوڑیاں پہننا بھولا اپنی بھولی دنیا کے خوابوں میں

بھولے تم میرے لئے کچھ نہیں لے کر آئے منزہ بھولے کے ساتھ مذاق کرتے ہوئے

میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ تمہارے لئے۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ چوڑیاں۔۔۔۔۔ لاؤں

۔۔۔۔۔ تمہارے لئے۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ چوڑیاں۔۔۔۔۔ لائے گا

۔۔۔۔۔ جس۔۔۔۔۔ سے تمہاری شادی ہو گی بھولا رک رک کر اپنے الفاظوں میں

بابا بابا بابا اعجاز بھولے کی معصومانہ باتیں سن کر ہنستا ہے ساتھ میں حاجرہ بھی سب مسکراتے ہیں کیونکہ

ان سب کو بھولے کی باتیں اچھی لگتی تھیں

بابا ہم نے چچا رشید کی دوکان تک جانا تھا میمونہ اعجاز سے اجازت لیتے ہوئے

کیوں بیٹا اعجاز وجہ پوچھتے ہوئے

بابا جان وہ ایک دوپٹہ پیکو کروانا تھا اسلئے میمونہ اعجاز کی طرف دیکھ کر

تو بیٹا تم بھولے کو دوپٹہ دے دو یہ کروا دے گا جو تم نے دوپٹے پہ کام کروانا ہے ویسے بھی آجکل

حالات نہیں ہیں باہر اکیلے نکلنے کے

بابا جان دوپٹہ کیسا پیکو کروانا ہے یہ مجھے خود جا کر چچا رشید کو بتانا ہو گا اور میں اکیلی کب ہوں منزہ

ہے بھولا ہے میرے ساتھ میمونہ بھولے اور منزہ کی طرف دیکھ کر

اچھا بیٹا لیکن جلدی آنا اعجاز میمونہ کو اجازت دیتے ہوئے
بھولا، منزہ اور میمونہ رشید کی دوکان پہ جاتے ہیں
چچا یہ دوپٹہ پیکو کر دینا میمونہ چچا رشید کو دوپٹہ دیتے ہوئے
بیٹا تم دوپٹے کو یہاں رکھ دو بس یہ تھوڑی سی قمیض سلائی کر لوں پھر تمہارا دوپٹہ بھی پیکو کر دوں گا
رشید قمیض سلائی کرتے ہوئے

ابا-----ابا-----پہلے-----پہلے-----میمونہ کا دوپٹہ-----پھر-----یہ
قمیض بھولا وہ دوپٹہ رشید کو تھماتے ہوئے ہاہا اچھا بابا پہلے میں یہ دوپٹہ ہی پیکو کر دیتا ہوں رشید
بھولے کی ضد مانتے ہوئے اس پہ میمونہ اور منزہ حیران ہو کر مسکراتے ہوئے
چھ سے ساتھ منٹوں میں میمونہ کی بتائی ہوئی پیکو ہو جاتی ہے میمونہ پیکو کے پیسے دیتی ہے لیکن رشید
پیسے لینے سے انکار کر دیتا ہے کچھ بولنے پہ بھولا میمونہ کو خاموشی کا اشارہ کرتا ہے
اچھا چچا جان خدا حافظ میمونہ اور منزہ جاتے ہوئے
اچھا-----چچا-----خدا حافظ بھولے بھی جاتے ہوئے مذاق سے اس پہ منزہ، میمونہ، رشید
اور شاگرد سب ہنستے ہیں کیونکہ بھولے کی باتیں ہی بھولی تھیں
میمونہ منزہ اور بھولا تینوں گلی میں جا رہے تھے

ہائے میں مر جاواں، ماشاء اللہ گلاب کے پھول کہاں جا رہی ہیں ہم بھی ساتھ چلیں استاد اتنی
خوبصورت لڑکیاں اگر زندگی میں آجائیں تو مزے ہی ہو جائیں دو آوارہ لڑکے ساتھ چلتے ہوئے منزہ
میمونہ کو چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے منزہ اور میمونہ دونوں نے نقاب کئے ہوئے ہیں۔

کون۔۔۔۔۔کون۔۔۔۔۔گلاب۔۔۔۔۔کے پھول ہن ہن ہن۔۔۔۔۔بھولا ایک لڑکے کو
گریبان سے پکڑ کر کہتا ہے دوسرا لڑکا بھولے کو دھکا دیتا ہے بھولے میں اتنی طاقت نہیں تھی وہ نیچے
گر گیا چلو۔۔۔چلو استاد بھاگو یہ پاگل کہیں ہمیں یہ اینٹ نہ مار دے دونوں آوارہ لڑکے اینٹ کی
طرف دیکھ کر بھاگتے ہوئے۔۔

پاگل-----ہو-----گا-----تیرا باپ بھولا ان بھاگتے ہوئے لڑکوں کو پیچھے سے
اینٹ مارتا ہے نہیں بھولے چلو چلتے ہیں میمونہ گھبراتے ہوئے منزہ میمونہ اور بھولا تینوں گھر آتے ہیں
منزہ سارا واقع اعجاز اور حاجرہ کو سناتی ہے
کہا تھا ناں میں نے کہ نہ جاو باہر حالات ٹھیک نہیں اعجاز ڈانٹتے ہوئے
منزہ میمونہ اور بھولا تینوں سر نیچے کتے خاموشی سے ڈانٹ سن رہے تھے
وہ تو بھولے کا شکریہ جس نے تم دونوں کو باحفاظت یہاں پہنچایا۔۔۔ اعجاز بھولے کو شاباش دیتا ہے
بھولا خوشی خوشی وہاں سے چلا جاتا ہے۔

* * * * *

آج کا واقع سن کر مجھے اپنی دونوں بیٹیوں کی ٹینشن ہو گئی ہے تم منزہ اور میمونہ کیلئے کل رشتے والی کو گھر بلاؤ اور ان دونوں کیلئے اچھے سے رشتے ڈھونڈنے کیلئے کہو میں چاہتا ہوں جلد سے جلد یہ دونوں اپنے گھر کی ہو جائیں کہتے ہیں جب بیٹیاں جوان ہو جائیں تو باپ کی رات کی نیندیں اڑ جاتی ہیں اعجاز فکر مندی سے

آپ نے ٹھیک کہا میں کل ہی رشتے والی کو گھر بلاتی ہوں اور انکے رشتوں کی بات کرتی ہوں حاجرہ اعجاز کے فیصلے سے متفق تھی

صبح ہوتے ہی رشتے کروانے والی عورت حاجرہ کے گھر آتی ہے حاجرہ کے بلانے پہ
ماشاء اللہ لڑکیاں دونوں ہی بہت پیاری ہیں رشتے والی خالہ منزہ اور میمونہ دونوں کو دیکھ کر کہتی ہے
دونوں لڑکیوں کے نام کیا ہیں؟ رشتے والی خالہ

بڑی کا نام میمونہ اور چھوٹی کا نام منزہ حاجرہ منزہ اور میمونہ کو دیکھتے ہوئے

ماشاء اللہ سے دونوں لڑکیوں کے نام بہت پیارے ہیں بس اللہ نصیب اچھے کرے رشتے والی خالہ
آمین۔۔۔۔۔ حاجرہ

پتہ نہیں امی اور بابا کو ابھی سے ہماری شادی کی کیا جلدی ہے میمونہ اور منزہ ایک دوسرے سے
مخاطب ہوتے ہوئے
آپکی بڑی بیٹی میمونہ کیلئے میرے پاس ایک بہت ہی اچھا رشتہ ہے لڑکا سرکاری سکول کا ٹیچر ہے اچھا
گھر ہے اچھا خاندان ہے اگر آپ کہیں تو کل ہی انکو چائے پہ بلا لیتے ہیں رشتے والی خالہ
ہاں۔۔۔۔۔ ہاں! کل ہی بلا لو کل اعجاز بھی گھر ہی ہونگے حاجرہ خوشی سے
اتنے میں منزہ چائے اور بسکٹ لے کر آتی ہے نہیں۔۔۔۔۔ بھی اب میں کل ہی چائے پیوں گی یہ
کہہ کر رشتے والی خالہ چلی جاتی ہے۔
اگلے دن لڑکا اور اسکے گھر والے اعجاز کے گھر آتے ہیں میمونہ کا رشتہ لیکر اعجاز اور حاجرہ مہمانوں کو
خوش اعلوبی سے ملتے ہیں

میمونہ سر پہ دوپٹہ لئے سر جھکا کر مہمانوں کیلئے چائے لے کر گئی
میمونہ نے سب کو سلام کیا اور شرماتے ہوئے ہونے والے دلہے اشفاق کو دیکھا اشفاق نے بھی میمونہ
کو دیکھا اور مسکریہ میمونہ سب سے مل کر اپنے کمرے میں چلی گئی

واہ بھی دلہے بھیا ہیں تو بہت پیارے اور مجھے لگتا ہے ہماری باجی میمونہ کو بھی پسند آئے منزہ چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے

نہیں اب ایسی بھی بات نہیں۔۔۔۔۔ میمونہ شرماتے ہوئے

اعجاز اور حاجرہ کو اشفاق اور اسکے گھر والے اچھے لگے اسلئے اعجاز اور حاجرہ نے ہاں کرنے میں جلدی کی فیملی پڑھی لکھی اور سبھی ہوئی تھی

اب میری چائے بنتی ہے کیونکہ دونوں خاندان ایک دوسرے سے مطمئن ہیں اور اللہ تعالیٰ ان دو خاندان کو ایک کر دے آمین رشتے والی خالہ چائے کا سیپ لیتے ہوئے آمین۔۔۔!! سب ہم آواز ہو کر

کچھ ہی دنوں بعد شادی کی تاریخ فکس ہو گئی لیکن بھولے کو ابھی تک میمونہ کی شادی کے بارے میں نہیں پتا

بھولا بچو کے ساتھ کانچے کھیل رہا تھا کہ اچانک سے آٹھ سے دس گاڑیاں بھولے کے پاس سے گزرتی ہیں

یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ آج۔۔۔۔۔ اتنی گاڑیاں کیوں یہاں آئیں بھولا رک رک کر سر ہلاتے ہوئے

آج میمونہ باجی کی شادی ہے بچے بھولے سے مخاطب ہوتے ہوئے
بھولا کانچے اپنے ہاتھ سے گرا کر جلدی سے سر ہلاتے ہوئے میمونہ کے گھر چلا گیا

اتنے سارے مہمان میمونہ اور اشفاق ایک ساتھ سیٹج پہ بیٹھے تھے بھولا میمونہ کے گھر پہنچ کر حیران و پریشان-----

میمونہ نے دلہن والا سرخ جوڑا پہنا تھا اشفاق نے دلہے والا جوڑا
بھولا سیٹج کے نزدیک جا رہا تھا

تم۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔ میمونہ سے۔۔۔۔۔ شادی کرو گے

_____ میمونہ سے _____ میں _____ میں شادی

کروں گا۔۔۔۔۔ بھولا سیٹج پر پہنچ کر اشفاق کا گریبان پکڑ کر کہتا ہے
بھولے چھوڑو اسے یہ کیا پاگل پن ہے اعجاز غصے سے بھولے کے قریب آکر

چچا _____ میمونہ _____ مجھ _____ سے _____ سے _____ شادی _____ کرے

گی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ ہی ہی ہی ہی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ دلہا۔۔۔۔۔ ہوں

_____ میمونہ _____ کا بھولا میمونہ کی طرف دیکھ کر

اعجاز غصے میں آکر بھولے کو تھپڑ رسید کرتا ہے اس پاگل کو یہاں سے لے جاو اعجاز دو لڑکوں سے مخاطب ہوتے ہوئے

دو لڑکے بھولے کو پکڑ کر گھر سے باہر لے جا رہے تھے

میں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ جاؤں۔۔۔۔۔ گا۔۔۔۔۔ میمونہ بھولا جاتے ہوئے دو لڑکے ذبردستی

اسے لے جا رہے تھے

سب آئے مہمان تماشا دیکھ رہے تھے،،،،

رکے----- اسے چھوڑ دو میمونہ بھولے کے پاس آکر دو لڑکوں سے مخاطب ہوتے ہوئے

دو لڑکے بھولے کو چھوڑ دیتے ہیں ،،،،،،،،،،

بھولے میری آج شادی ہے میں تمہاری دلہن نہیں ہوں تم اچھے ہو بھولے ہو وہ (اشفان) میرا ہونے والا خاوند ہے ہمارا نکاح ہونے جا رہا ہے شادی کے بعد میں تم سے ملنے آیا کروں گی میمونہ پیار سے بھولے کو سمجھاتی ہے

بھولے کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں بنا کچھ کہے بھولا اپنے گال کو ہاتھ لگائے جہاں اعجاز نے تھپڑ مارا تھا وہاں سے خاموشی سے چلا جاتا ہے

پہلی بار میمونہ نے بھولے کو ایسا دیکھا میمونہ کو لگا شاید! یہ مجھ سے محبت کرتا تھا لیکن یہ تو بھولا ہے اسے محبت کا کیا پتہ آج بھولے کی آنکھیں مجھے کچھ بتا رہی تھیں میں شاید صحیح سے پڑھ نہیں پائی میمونہ خود سے مخاطب ہوتے ہوئے

بھولا وہاں سے چلا گیا لیکن وہ میمونہ کے دماغ میں سوال چھوڑ گیا

بیٹی چلو یہاں سے بس کچھ دیر بعد تمہارا نکاح شروع ہونے والا ہے حاجرہ میمونہ سے مخاطب ہوتے ہوئے----

امی مجھے لگتا ہے بھولا مجھ سے محبت کرتا تھا میں بہت پریشان ہوں میمونہ پریشانی کے عالم میں چھوڑو بیٹی بھولا تو پاگل ہے اسے بھلا محبت کا کیا پتا حاجرہ میمونہ کو مطمئن کر کے وہاں سے لے گئی،،،،،،،،،،

بھولا سنسان جگہ پہ اسے میمونہ کی باتیں یاد آ رہی تھیں اور اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب میمونہ کی شادی مجھ سے نہیں ہو سکتی اسکی شادی کسی اور سے ہو گئی

بھولا دل سے چیخیں مار مار کر رو رہا تھا بچا را بے بس بھولا میمونہ سے عشق کر بیٹھا تھا اسے میمونہ کی جدائی برداشت نہیں ہوئی دیوار پہ سر پٹک پٹک کر روتا ہے یہاں تک کہ سر سے کافی خون بہہ رہا تھا لیکن بھولے کو کیا خبر وہ تو عاشق تھا

بھولا زمین پہ گرا اور بہوش ہو گیا
کافی دیر تک کسی نے زمین پہ پڑے ہوئے بھولے کو نہیں دیکھا جب کچھ لوگ بھولے کے قریب
پہنچے تب تک بھولا مر چکا ہے۔

"عشق کا کوئی قانون کوئی اصول نہیں ہوتا
عشق کرنے والا شخص فضول نہیں ہوتا"

میرے بیٹے بھولے تم نے یہ کیا کیا باپ رشید بھولے کا سر گود میں لیتے دھاڑیں مار مار کر رویا

* * * * *

کچھ ٹائم گزرا میمونہ کا نکاح بھی ہو گیا رخصتی بھی میمونہ گاڑی میں بیٹھ کر جا رہی تھی۔۔۔۔۔
ایک طرف میمونہ دلہن بنی گاڑی میں بیٹھ کر جا رہی تھی دوسری طرف سے بھولے کا جنازہ آ رہا تھا
گاڑی روکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گاڑی روکو میمونہ جنازے کو دیکھ کر
رشید جنازے کو کندھا دتے ہوئے آنکھوں میں آنسو

میمونہ سرخ جوڑا پہنے گاڑی سے اتر کر جلدی سے جنازے کے قریب جاتی ہے آہستگی سے سہم کر چہرے سے کفن کو ہٹاتی ہے سامنے بھولا ساکن آنکھیں بند کئے پڑا تھا جیسے سو رہا ہو اب ناں بھولا رہا اور ناں ہی اسکی بھولی باتیں سب ختم ہو گیا میمونہ کو بھولے کی سب پرانی باتیں یاد آ گئیں بھولے میں آگئی ہوں تمہاری میمونہ مجھ سے شادی کرو میں تم سے شادی کروں گی بھولے اٹھے ایک بار اٹھ جاو دیکھو میں نے آج یہ چوڑیاں پہنی ہیں جو تم میرے لئے لائے تھے میمونہ روتے ہوئے چوڑیوں کی طرف دیکھ کر

چچا رشید بھولے کو کہو اٹھو میں آگئی ہوں یہ مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی میں بھولے کی محبت کو اسکا بھولا پن سمجھتی رہی میں کیسی نادان تھی میمونہ خود کو کوستے ہوئے اشفاق میمونہ کو پکڑ لیتا ہے لوگ بھولے کے جنازے کو اٹھا کر لے جا رہے ہیں مجھے بھی جانا ہے بھولے تم کہا جا رہے ہو ایک بار واپس آ جاو میمونہ دھاڑیں مار مار کر روتے ہوئے زمین پہ بیٹھ جاتی ہے اشفاق میمونہ کو گلے سے لگا کر حوصلہ دیتا ہے اسطرح یہ افسانہ اپنے اختتام کو پہنچا،،،،

میمونہ پچھتا رہی ہے وہ بھولے کو سمجھ نہیں سکی اسکو محسوس نہیں کر سکی بھولے کا عشق شفاف تھا پانی کی طرح

یہ مت سمجھیں کہ پاگل کو محبت نہیں ہو سکتی پاگل بھی انسان وہ بھی اپنے سینے میں دل رکھتا ہے بلکہ پاگل انسان ہی تو عشق کرتے ہیں عقل مند انسان شاید ہی عشق کر سکیں ہاں عقل مند انسان عشق میں پاگل ضرور ہو سکتا ہے

یہ تھی بھولے کے عشق کی داستان جو عشق اسکی جان لے گیا
ایسی کئی کہانیاں سچ پہ بنی ہیں جنہیں ہم انور کر دیتے ہیں۔

پلیز مجھے کمنٹس ضرور کیجئے گا کہ آپکو میرا افسانہ "بھولا عشق" کیسا لگا
سچ کہوں تو کہانی لکھتے ہوئے میرے اپنے بھی آنسو نکل آئے
اور ہاں مجھے کمنٹس میں یہ بھی ضرور بتائیے کہ آپ لوگ "بھولا عشق 2" ناول چاہتے ہیں اب آپ
لوگ زیادہ کمنٹس سے :بھولا عشق 2" دوبارہ لا سکتے ہیں اگر کوئی غلطی ہوئی ہو تو درگزر کیجئے گا۔
